جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

رجسٹرڈ ایل نمبر

# اخبار الحق دہلی

قیمت سالانہ عہ


## تفسیر اتقان اردو

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی عربی تفسیر کا با محاورہ اردو ترجمہ دو جلدون مین ہے۔ اس تفسیر کی خوبی بیان سے باہر ہے جس حسن و خوش اسلوبی سے امام مرحوم نے اس نادر تالیف مین حقایق و معارف قرآن مجید کو بیان فرمایا ہے۔ دیگر ضخیم تفسیرون مین بھی وہ موجود نہین جملہ علوم ہر علم کے انواع و اقسام از قبیل عام مجمل و مفصل محکم و متشابہ ظاہر و نص کیفیت نزول۔ اسباب نزول۔ [illegible] نزول اعجاز طریق استنباط وغیرہ امور کو نہایت تفصیل سے لکھا ہے۔ ہر دو جلد کی اصلی قیمت ۵۰، رعایتی صہ مجلد صہ۔

## حمایل شریف

با ترجمہ شمس العلما حافظ ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ ۲۲/۲ تقطیع پر ۲ [illegible] صفحے ایک صفحہ مین متن اور دوسرے صفحہ مین بالمقابل ترجمہ۔ حاشیہ پر فوائد

یہ ایک زبردست تاریخ مسلمانون کی عروج و حکومت ہسپانیہ کی ہے جس کو انگریزی سے مسٹر محمد احمد صاحب بیرسٹر نیز مسٹر سید مرحوم نے اردو لباس پہنایا۔ اور عمدہ نفیس و خوشخط کاغذ پر چھپوایا۔ اصلی قیمت للعہ مترجم مرحوم کے فات ہوجانے سے اس کی چند جلدین بچ اور بھی جزیہ ما ہین وزن اس کا ایک سیر دو چھٹانک ہے رعایتی قیمت پر دفتر الحق سے بے جلد عہ مین اور مجلد نفیس عہ مین بلا محصول ملے گی۔ جلد درخواست بھیجئے۔ ورنہ پھر ایسی کتاب اس قیمت پر نہ مل سکیگی۔ دیگر مطبع ہا و تاجران کتب نے اس کی قیمت للعہ رکھی ہے

## ضرورت زمانہ

آریون کے کیصدان بڑے بڑے اعتراضون کا معقول و منقول سے جواب جو اہل اسلام پر ہمیشہ کرتے رہتے ہین قیمت ۸

مطبوعہ ۲۳ فروری ۱۹۱۲ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ یوم جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تحفۂ دہلی

## بجواب شیخ فرید الحسن صاحب مہولوی منگیری کو انعامی چیلنج

جب ہم نے "فیصلہ الہی اور ثنائی روسیاہی" لکھنے کا ارادہ کیا تو اتفاق حسنہ سے ہمارے پاس شیخ فرید الحسن صاحب منگیری کا بہولشہ "رسالہ دعاء مرزا" بھی پہنچ گیا۔ ہم نے اسکو بڑے تدبر اور غور سے مطالعہ کیا۔ اور کئی بار مطالعہ کیا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ رسالہ مذکور امرتسری مکذب کے نقش قدم پر چلکر اخبار اہلحدیث اور مرقع وغیرہ سے ہی مدد لیکر لکھا گیا ہے۔ اور بہت کچھ سخت الفاظ سے مخاطبین کو یاد کر کے حرف بہ ثابت کرنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے۔ کہ اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل سنہ ۰۷ء موسومہ بہ "مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ" دعوت مباہلہ نہیں بلکہ "دعاء مرزا" ہے۔ اور پھر آگے چلکر اسی کو پیشین گوئی بھی ۲۵ اپریل سنہ ۰۷ء کے بدر کی بناء پر کہا گیا ہے۔ اور دعاء فیصلہ کی قبولیت کا منجانب اللہ وعدہ بھی بتایا گیا ہے چنانچہ مولوی صاحب کے اصل الفاظ رسالہ مذکور میں حسب ذیل ہیں کہ

(۱) "مذکورہ بالا (مرزا صاحب کی مندرجہ اشتہار) عبارتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے محض دعاء کے طور پر اس کو لکھا ہے اور اشتہار میں کہیں اشارۃً یا کنایۃً بھی مباہلہ کا ذکر نہیں" صفحہ

(۲) "بدر ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب کا یہ قول درج ہے ثناءاللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان صوفیا کی نزدیک بڑی کرامت استجابت دعاء ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں"۔ اس عبارت سے تین باتوں کیسا صاف ثبوت ہے (۱) آخری فیصلہ دعاء ہے (۲) دعاء کے وقت تو الہام یا وحی نہیں ہوئی تھی مگر دعاء کے بعد معلوم ہوا کہ یہ دعاء وحی کے مطابق ہے اب اس کو پیشین گوئی کہنا صحیح ہے (۳) اس دعاء کے قبول کرنے کا خدا نے وعدہ کر لیا ہے" صفحہ

ناظرین یہی مہولوی بزرگ کا استدلال جسکو انہوں نے بہ تقلید امرتسری مکذب بلا دیکھے بدر مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۰۷ء کے لکھ مارا ہے اس میں شیخ منگیری نے دو دعوے کئے ہیں۔

(الف) دعاء کے بعد مرزا صاحب کو معلوم ہوا کہ یہ دعاء وحی کے مطابق ہے"

(ب) خدا نے اس دعاء مندرجہ اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل کی قبولیت کا وعدہ کر لیا۔ اور یہ ہر دو دعوے بر بناء بدر مورخہ ۲۵ اپریل سنہ ۰۷ء والہام "اجیب دعوۃ الداع اذا دعان" کے ہیں۔

مگر افسوس کہ یہ دعوے دعوے ہی دعوے ہیں۔ دلیل پیش کردہ ان کی مثبت نہیں۔ بوجہ مرزا صاحب علیہ السلام سے عناد کے شیخ صاحب نے کو بلا دیکھے بھالے بدر ۲۵ اپریل کے امرتسری کی لکیر پر فقیر ہونا پڑا جس سے سخت تکلف افسوس مگر ندامت انہانی نصیب ہوئی۔

یہیں تک دعوے ختم نہیں ہوا بلکہ آگے چلکر مہولوی بزرگ اور بھی پختہ وثوق سے ... اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

"یہیں ... طلب نہیں مباہلہ ہے۔ یا بحث مباہلہ

ہمیں تو اس ہی کے مطلب سے مطلب ہے - وہ یہ کہ مرزا
صاحب نے دعا کی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ خدا
نے اس کے قبول کرنے کا وعدہ کیا
بلکہ ظہور بھی ہو گیا (۲) مرزا صاحب کے اس جملہ کا کہ خدا
ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے یہ مطلب
ہے کہ آخری فیصلہ خدا کے حکم (وحی)
کی بنا پر شایع کیا گیا ہے - اور جو بات الہام یا
وحی یا پیشینگوئی کی بنا پر شایع کی جائے اس میں کسی کی منظوری
یا نامنظوری کو دخل نہیں۔ بلفظہ ۱۳

پیسہ اخبار میں دوبارہ اپنے دعوے پر پورا زور دیکر اس سے آگے مولوی
صاحب ممدوح نے ایک سوال بھی بغرض جواب نقل فرمایا
ہے کہ

"مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ اس کی بنیاد خدا کی طرف سے رکھی گئی
صحیح ہے یا غلط؟ بر تقدیر اول کیا خدا کی
حکم کی انکار کیونکر ٹل سکتا ہے؟ نعوذ باللہ منہ
اور بر تقدیر ثانی مرزا صاحب کا مفتری علی اللہ
ہونا ثابت ہے - وہو المراد،

یہ سوال کرنے کے بعد پھر شیخ مولوی نے سہ بارہ بدر مورخہ ۲۵ اپریل کے
حوالہ کا مطلب اس طرح کھول کر بتایا ہے کہ

"بدر ۲۵ اپریل کے حوالہ کا مطلب یہ ہے کہ آخری فیصلہ
میں مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر
پیشینگوئی نہیں اور اس پرچہ میں یہ ظاہر کیا ہے کہ اس کی
بنیاد خدا کی طرف سے رکھی گئی ہے یعنے
یہ آخری فیصلہ خدا کے حکم سے شایع کیا
گیا ہے تا کہ پیشن گوئی ہی ہو جاوے۔ بلفظہ ۱۲"

یہ ہے "دعا مرزا" یا "تحفہ مرزائیہ" نام رسالہ کا خلاصہ جس میں بیجا تعلی
اور خلاف تہذیب گفتگو کو ہم نظر انداز کر کے اس کا جواب صرف
اس قدر نہایت ادب سے شیخ صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کرتے
ہیں کہ آپ کے استدلال کا سارا مدار ۲۵ اپریل کے بدر پر ہے اور جناب
والا کے قول و دعاوی یہی ہیں کہ اشتہار متنازعہ کے بحکم وحی خدا تعالے
شایع کئے جانے اور درصورت مندرجہ اشتہار مذکورہ کی قبولیت کا
وعدہ الٰہی ہونے پر - اگر یہ غلط ہوا اور آپ ہی کے خلاف تو غالباً گیا

یقیناً آپ دعاوی مذکورہ سے فوراً دست بردار ہو جاوینگے اور
بنا بنایا آپ کا سارا کھیل انشاء اللہ ہم بقول دو توبت آپ کی چشم زدن میں بگاڑ
دیں گے -

سنئے جناب شیخ صاحب۔ بدر ۲۵ اپریل کے حوالہ پر آپ کا یہ
دعوے کرنا ایسا ہے جیسے چاولوں کی سفیدی کو زمین کی گولائی پر
دلیل گردانا یا ریت سے تیل نکالنا۔ ہم بڑی تحدی اور خداداد علم کے بھروسے
پر علی الاعلان للکار کر آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ بدر ۲۵ اپریل والی تحریر کو
اس اشتہار سے اتنا ہی تعلق نہیں جتنا کہ آپ کو بوجہ حنفیت امرتسری
اہلحدیث سے ہے آپ کو اگر بدر مل جاوے تو اس کو دیکھ لیں ہم
نے آپ کے رفیق حال امرتسری مکذب کو گذشتہ پرچہ میں مباحثہ
کا چیلنج دیدیا ہے۔ جس کی منظوری کی ہمیں امید نہیں کیونکہ

وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اس پرچہ میں ہم آپ کو اس غلطی سے نکالنے کی خاطر

## چیلنج انعامی یکصد روپیہ

دیتے ہیں کہ اگر آپ مندرجہ صدر اپنا دعوے ثابت کر دیں تو مبلغ سو روپیہ
نقد آپ کو حق المحنت دیا جاوے گا - اور ثابت اس طرح کریں کہ دہلی
سے یہ عاجز حاضر ہو اور منگیر سے آنجناب ایسے مقام پر تشریف
لاکر جو دہلی اور منگیر کے درمیان واقع ہو - مثلاً شاہجہانپور - اٹاوہ - لکھنؤ
ان شہروں میں سے جس شہر میں آپ چاہیں رونق افروز ہوں - بندہ
حاضر ہو جاتے گا - اور اگر منگیر ہی میں آپ چاہیں تو کرایہ آمد و رفت میرا اور
ایک میرے ساتھ جو آدمی ہوگا اوس کا آپ ادا کریں میں منگیر میں ہی آ جاؤنگا
اور اگر دہلی آنا آپ پسند فرما دیں تو آپ کا اور آپ کے ساتھ ایک
آدمی کا کرایہ آمد و رفت میں پیش کرونگا - پھر میرا اور آپ کا مباحثہ ہو گا
مگر تحریری اور مکان محفوظ میں - بحاضری سامعین فریقین جن کی تعداد مساوی
ہوگی یعنے جتنے آدمی آپ کے ہونگے اوتنے ہی میرے ساتھ ہوں
گے یہ بحث بربنا تحریرات شایع شدہ ہے - اس لئے کسی نفسی
یا آفاقی یا منطقی دلائل کی ضرورت نہیں صرف کاغذات مطبوعہ سے آپ
نے ثابت کرنا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نقلی دلائل مسلمات خصم سے ہوا کرتے
ہیں - نہ کہ اپنے مسلمات سے - ایک ایک میر مجلس دونوں کا اپنے اپنے
انتخاب سے ہوگا - اور ایک ثالث کسی غیر مذہب کے آدمی کو کر
لیں گے - کثرت رائے سے جو فیصلہ ثالثان ہو وہ فریقین کو تسلیم کرنا ہوگا

اسلام کی دنیوی برکتیں - اسلام سے جس قدر برکتیں دنیا کو حاصل ہوئی ہیں وہ کسی مذہب سے حاصل نہیں ہوئیں ... ملاحظہ ہو صفحہ ۲۰
اذان کا فوٹو صفحہ ۱۸

انہی کے فیصلہ پر اگر آپ کا دعوے ثابت شدہ قرار پایا تو انعام موعودہ آپ کو فوراً پیش کر دیا جائیگا - جس کو بحث کے شروع ہونے سے پہلے بتراضی فریقین یا خدا رسیدہ کسی معتبر شخص کے پاس بطور امانت رکھدونگا - اب دیکھتا ہوں کہ آپ اس کا کیا جواب عطا فرماتے ہین - اقرار یا انکار؟ مگر جواب مطبوعہ ہونا چاہیئے ورنہ قابل التفات نہ ہوگا -

## دہرمپال اور پرکاش

ایڈیٹر پرکاش دہرمپال کے خلاف آجکل زوروں پر ہے اور دہرمپال بہی میدان مین مقابلہ پر ڈٹا ہوا ہے چنانچہ ۱۳ فروری کے پرکاش مین سے چند اقتباس ہم ایسے پیش کرتے ہین جو آریہ سماج کی تاریک حالت کو روشنی مین لاکر پبلک کو آریون کی اندرونی حالت سے واقف کرنے کا ذریعہ ہونگے پرکاش لکہتا ہے کہ "آریہ سماج کے ساد ہارن پرشوں پر افسوس ہے جو صاف دل تو رکہتے ہین لیکن ضعیف الاعتقاد ہین - ذراسی باد مخالف آئی اور ہل گئے - آریہ سماج مین ہر سال ایک نیا تماشہ ہوتا ہے - آریہ بجائے اس کے کہ اسکو بند کرنے کی کوشش کرین خود اس مین شریک ہو جاتے ہین اور مخالفون کو مضحکہ اڑانے کا موقعہ دیتے ہین - یہ بات بتلاتی ہے کہ آریون کے دلون مین آریہ سماج کے لئے عزت نہین ہے" مہاشہ جی انسانی منصوبہ اسی حد تک رہ کر ختم ہو جاتا ہے کہ منصوبہ باز کے سامنے ہی کوئی عزت وزت ہو گئی پہر ہر کس بخیال خویش مگن ہو جاتا ہے اگر سماج یا سماج والون کا ایشور سے کوئی واسطہ ہوتا تو یہ دن دیکھنا نہ پڑتا - (ایڈیٹر)

## گہر پہونک تماشہ

سارا جہان غیرون کے گہر کو آگ لگتی دیکہہ کر تماشہ دیکھا کرتا ہے لیکن ایک ہم ہین جو اپنے گہر کو پہونک کر تماشہ دیکہتے ہین "لا یہی سارے جہان کو کیون بدنام کرتے ہو - سارے جہان مین کیا گورنمنٹ نہین ہم نے تو کبہی دیکہا نہ سنا کہ کسی کے گہر کو آگ لگ رہی ہو اور وہان سرکار اس کا تماشہ دیکہین وہ تو فوراً آگ بجہانیکی کوشش کیا کرتے ہین ایسا ہی ہم نیک اور بہلے آدمیوں کو دیکہتے ہین کہ وہ دوسرے کے گہر کو جلتا دیکہہ کر کبہی ہی تماشہ نہین دیکہتے بلکہ فوراً اس مین کود پڑتے ہین غیرون کے جان ومال

کو حتی الامکان بچاتے ہین - اس لئے آپ تمام جہان کو چہوڑ کر صرف آریہ ساد ہارن پرشون کو ہی ایسا تصور کیجیے کیونکہ اون کا ہی شیوہ ہے کہ دوسرے کے گہر کو آگ لگتی دیکہہ کر خوش کہڑے تماشہ دیکہا کرین - چنانچہ تم کو یاد ہوگا کہ دہرمپال نے جب دیو سماج اور مسلمانون کے گہرون کو پہونکنا چاہتا تہا - اور اپنی فطرت سے مجبور ہوکر کئی بار اسلامیان جلا جلا کر چیتون کی پہینکی نہین جو بادسموم سے خود ہی جل کر راکہہ ہو گئین تو بڑے بڑے ساد ہارن پرشن سماج کے تماشہ دیکہا کرتے تہے وہ ہی کرمون کا پہل آپ کے آگے آیا کہ اپنا ہی گہر پہونک کر تماشہ دیکہنے لگے - اس سے آپ رنجیدہ نہ ہون اعمال کا ثمرہ تو بہگتنا ہی ہے - (ایڈیٹر)

## ہمارے اندر غیرت نہین

آریہ بہائیو نہین وکہہ ہوتا ہے جب ہم اس نظارہ پر نظر ڈالتے ہین لیکن یہ کہے بنا نہین رہ سکتے کہ ہمارے اندر غیرت نہین" مہاشہ کرشن آپ کیا فرماتے ہین - ایسی بات زبان پر لانے کی تو ضرورت ہی نہ تہی - بقول مشہور روبہ بہین حالم ہیرس - ستیارتہہ پرکاش کا تیسرا باب سامنے رکہکر ذرا اوس جواب کو ملاحظہ فرمایئے جو سوامی جی مہاراج نے دیا ہے کہ "خاوند کے جیتے جی ہی نیوگ ہو سکتا ہے" بھلا ایسی حیا سوز خلاف فطرت تعلیم کی موجودگی مین بغیر آپ کے فرمانے بہی ہر شخص جہگ سمجہہ سکتا ہے کہ تمہارے اندر غیرت نہین - تو پہر آپ نے کیون تکلیف کی (ایڈیٹر)

## مار آستین

دہرمپال کی کرتوتون کو کہان تک طوالت دین - کیا یہ وہی شخص نہین جس نے ایک مسلمان تانگہ والے کو گالی دینے پر تہپڑ کہا کر (جس کا اصل اور مفصل حال الحق مین شایع ہوا تہا) تمام آریہ جگت کے سامنے سفید جہوٹ بولا کہ مسلمانون نے اس کو جان سے مارنے کی سازش بنائی ہوئی تہی - کیا یہ وہ شخص نہین جس نے ۱۹۱۱ء مین آریہ سماج کے کئی مہاتماؤنکو غلط بتلایا - (جن مین سے ایک نیوگ ہی تہا - الحق) پہر دہرمپال کی تحریون کو کیون وقعت دیتے ہو - کیا اس لئے کہ وہ مار آستین بن کر (نہین مہاشہ جی گہر کا بہیدی ہو کر - الحق) آریہ سماج کو زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے" بسٹر کرشن کا تہر ما میٹر ہمارے امرتسری ایڈیٹر کے پیمانے دوست دہرمپال کے خلاف بہت بڑہا ہوا معلوم ہوتا ہے - مگر وہ اتنا نہین جانتے کہ بیچارے آریہ سماج کرین تو کیا کرین اگر دہرمپال اکیلا ہو تو خیر

بھگت ہیں اس کے ساتھ ہی تو ایک ینگ ٹرکش پارٹی سے کس کس سے بیٹھے ہیں۔ اور زیادہ تر اندیشہ افشار راز ہار خدمت کا ہوگا۔ کہ جیسے ہمیں کچھ کرا اوسی نے کچھ پردہ دری کر دکھلائی تو ادر شکل ہوگی اس لئے "بر سر فرزند آدم ہر چہ آید بگذرد" والا معاملہ بلا ہے۔ آپ ناحق غصہ ظاہر کر کے مصیبت اپنے سر پر ڈالتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ دھرمپال آریہ سماج کا نونہال ایسا بھوت ہے کہ تمہارے سر پر چڑھا اترنا مشکل ہوگا۔ آیندہ آپ کو اختیار ہے۔ ایڈیٹر

## سماج سے نکال دو

یہ درست ہے کہ اس نے آریہ سماج سے باقاعدہ علیحدگی کا اعلان نہیں کیا۔ لیکن کیا اب بھی کوئی انکار کی جرأت کر سکتا ہے کہ وہ نہ کبھی آریہ سماج کا تھا۔ (کیا آسمانی گولہ اور نخل اسلام و تہذیب الاسلام و ترک اسلام لکھنے کے وقت بھی نہیں مہاشہ تحق) نہ اب ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ تو پھر کیا آریہ سماج اس (علیحدگی آریہ سماج کے) اعلان کے متعلق پیش قدمی نہیں کر سکتا کیوں نہیں کر سکتا مگر گاہی بادآپکی تو قدرت کی یہ آرزو ہے۔ پہلے بھی جبکہ دھرمپال کا ہونچال اور طوفان میں چٹان آیا تھا تو آپ نے یہ فرمایا تھا۔ لیکن کیا کریں یہ روگ کسی کے بس کا نہیں یہ تو سماج کی اینٹ سے اینٹ بجا کر نکلیگا۔ آپ دیکھتے جائیں۔ ایڈیٹر

## اس کے دانت توڑ دو

آریہ بھائیو! وقت ہے کہ آریہ سماج کو اس مار آستین سے بچاؤ اس کو آریہ سماج سے علیحدہ کرو۔

د سٹر کرشن آپ کیوں اپنا جی میلا کرتے ہیں وہ بیچارا کب کہتا ہے کہ میں آریہ سماج میں ہوں وہ تو محض آریہ اپنے تئیں کہتا ہے۔ بھلا کون سی سماج سے اوس کا تعلق ہے کس سماج کا وہ ممبر ہے۔ ذرا بتا دو پھر ہم بھی آپ کی بدرخواست اوس سماج کے پردہان کی خدمت میں پہونچا کر سفارش کریں گے۔ کہ اوس کا نام رجسٹر ممبران آریہ سماج سے خارج کر دیں۔ پھر اگر نہ کریں تو ان کی خطا۔ پہلے سماج کا ممبر ہونا تو بتا دو۔ الحق) اور اگر نہیں کرنا چاہتے۔ تو کم از کم اس کے دانت توڑ کر ایک بے ضرر سانپ تو بنا دو" واہ بھی واہ نہیں کیوں نہ کرنا چاہیئے۔ وہ تو کرنا چاہتے ہیں۔ بشرطیکہ کر لینے والا سوائے آپ کے کوئی اور کھڑا ہو مثلاً مہاتما منشی رام جی اس کی تحریک کریں تو جلد ہو جائے گا۔ رہا دانت توڑ کر بے ضرر سانپ بنا دینا۔

اس کی کوئی ترکیب بتا دیتے تو شاید کوئی مین بچ کر اس کو پکڑ لیتا اور کسی وید منتر سے دانت توڑ دیتا۔ مگر یاد رکھنا کہ یہ افعی ہے سنبھل کر ہاتھ ڈالنا۔ ایڈیٹر

## اندر کو بائیکاٹ کر دو

وقت ہے اب بھی سنبھل جاؤ ورنہ اس شخص کے ہاتھوں تم ایسے گڑھے میں گرو گے جہاں سے نکلنا ہی مشکل ہوگا۔ سنبھلنے کی سہل ترکیب یہ ہے کہ اس کے اخبار کو بائیکاٹ کر دو۔ اس کی مطلقاً امداد نہ کرو۔ جب آپ کے دئے ہوئے پیسے ختم ہو جائیں گے تو یہ بھوکوں مرتا خود ہی اخبار بند کر لیگا۔ مہاشہ جی نے تجویز تو معقول بتائی ہے لیکن ہم اس سے بھی عمدہ تجویز آپ کو بتاتے ہیں جس پر عمل کرنے سے جلد مراد بر آئے اور وہ یہ ہے کہ جس مکان میں رہتا ہے اس کو زیادہ کرایہ کا لالچ دیکر بشرطیکہ وہ آریہ ہو ورنہ اس کی بھی ضرورت نہیں مکان سے نکلوا دو۔ دوکانداروں سے کہدو کہ اس کو آٹا دال نہ دیا کریں۔ دھوبی سے کہو کپڑے دھونے چھوڑ دے۔ بھنگی سے کہو کہ صفائی نہ کیا کرے ایسی ترکیبیں آسان ہیں کہ باوجود پیسہ ہونے کے بھی وہ بھوکوں مرتا کہیں نکل جائے گا۔ باقی پھر بتائیں گے۔ ایڈیٹر

## احمدی کیلئے دو خریدار

ایک دوست نے عہد عطا فرمائے ہیں کہ کسی احمدی کے نام رسالہ احمدی جاری کیا جاوے۔ ہم نے تجویز کی ہے کہ بجائے ایک کے نام جاری کرنے کے دو خریداروں کے نام جاری کیا جاوے کہ وہ نصف قیمت یعنی ۱۰؍ بھیجکر سال بھر تک منگا لیں۔ لہذا یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو بھائی احمدی یا غیر احمدی ۱۰؍ بھیجدینگے یا اجازت وی پی کی دینگے ان دو کے نام رسالہ سال بھر تک جاری کر دیا جاویگا۔ فوراً دفتر الحق دہلی میں درخواست بھیجدیں۔

**ثنائی فرار اور مباہلے سے انکار۔** ایڈیٹر اہلحدیث کا حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے ساتھ مباہلہ کرنے سے انکار و فرار۔ ۳۰؍

آریہ سماج کا فوٹو اصلی روپ ... آریہ سماج ... دونوں کی قیمت ... حقیقت ...

# دہرمپال اور دہرم پتا

مہاشہ دہرمپال جس سرگرمی ۰۰۰۰ اور تندہی سے آجکل گورودکل کانگڑی کی اصلاح مین لگے ہوئے ہین اوس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ ہفتہ وار اندر اخبار مین بجز اس ذکر کے دوسرا مضمون لکہنا اون کیلئے قریب حرام سا ہے۔ اور جہان تک ہمارا علم ہے ہم نے مہاشہ دہرمپال کے اعتراضات متعلق گورودکل اور اس کے کارکنون کے جو پرتا، واقعات ہین وہ زندار معلوم کیا ہے اور دہرم پتا لالہ منشی رام جی گورنر گورودکل کے حامیون نے جو ڈیفنس کیا ہے۔ اور کر رہے ہین محض اسی قدر ہے کہ دہرمپال ایسا ہے ویسا ہے۔ سانپ ہے۔ کینہ ہے بچھو ہے۔ بدچلن ہے۔ اوس کی کوئی بات نہ سنو۔ اسکو فوراً آریہ سماج سے نکال دو۔ اوس کے اخبار کو بائیکاٹ کر دو تاکہ بہوکا مرتا خود ہی کوئی کام کرنے لگے گا۔ اور آریہ سماج کی مخلصی ہو جاوے گی۔ وغیرہ وغیرہ۔ ہم نہیں سمجہتے کہ دہرمپال کو سانپ وغیرہ کہنے سے اون معقول الزامات و اعتراضات پیش کردہ اندر کا کیا جواب ہو گیا جو گورودکل کے حساب و کتاب و طریق عمل و اندرونی ناجائز حرکات کے متعلق وقتاً فوقتاً سے لگائے گئے ہین۔ مانا کہ دہرمپال سانپ ہے بچھو ہے۔ کمینہ ہے۔ بدچلن ہے۔ اپنے واسطے۔ اوس کی بدچلنی کا آپ پر اثر نہیں پڑتا وہ کرمون کا پھل خود بھگتے گا۔ ایشور مہاراج اسکو اس کی سزا میں آپ کوئی جون دیگا۔ تمکو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو۔ حامیان گورنر کو اعتراضات کا جواب با صواب دینا چاہئے کو سننا اور بیٹنا اوسی وقت کچھ بہلا معلوم ہو گا جبکہ اصل معاملہ کو تحقیق کے ساتھ بیان کر کے اپنی پوزیشن ہی ساتھ ہی صاف کر لو

## کیا ورتمان نندبھی کمینہ ہے؟

جس نے اس سے بہی زیادہ وہ حالات لالہ منشی رام جی اور اون کے گورنر گورودکل کی اور ساتھ ہی حامیان گورنر کے اخبارون ٹریکٹون کے ذریعہ پبلک کر دئے تھے؟ کیا منشی رام کی آخری جہینٹ۔ ایک اور پردہ گر گیا۔ اندرا اور پرکاش آریہ سماج وچہووالی۔ وغیرہ وغیرہ ٹریکٹ اور رشی دیانند ہا ودیالیہ سماچار وغیرہ۔ اخبار ورتمان نندبھی کے گورنر صاحب اور

ان کے حامیون کی نظر سے نہین گذرے ہسبب۔ ... زکی دل کی پر درد داستان" جیسی ضخیم اور موٹی کتاب جس مین بجائے ڈیفنس کرنے کے جا بجا گورنر گورودکل نے اپنے اقرارات سے الزامات کو تسلیم کر کے ایسے جواب دیئے ہین جن سے بادی النظر مین ہی ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی پوزیشن صاف کرنے مین کسی حد تک بہی کامیاب نہین ہوئے۔ خدا کے فضل سے ہم خود ان تحریرون کو پڑہ چکے ہین اور ان کی بنا پر ہی یہ رائے ظاہر کر رہے ہین۔ صرف شنبندہ یا متعصبانہ دیکھئے مندرجہ ذیل اقتباس اور اس پر دہرمپال کا اپنے دہرم پتا لالہ منشی رام پر نوٹ کتنا سوز دار ہے۔ اندر ۱۹ار فروری کے صفحہ ۸ پر۔

## لالہ منشی رام کے پاپ کا بھانڈا آخر پہوٹ گیا

کی سرخی دیکر دہرمپال لکہتا ہے کہ جب لالہ کانشی رام نے منشی رام جی کو نوٹس دیا کہ وہ اون جہوٹے الزامات سے جو انہون نے

مجھ پر لگائے ہین اس لئے کہ مین نے اون کے حسابات گورودکل کی گڑبڑ ثابت کی ہے۔ اگر معافی نہین مانگین گے تو مین عدالت مین جاؤنگا۔ لالہ منشی رام جی جیسے دردِ دلکو آدمی کے چہکے چہوٹ گئے۔ اور انہون نے اپنی "پردرد داستان" مین فوراً بدین الفاظ اعلان کر دیا کہ۔ ایک امر کا اظہار لالہ کانشی رام کیطرف سے ہوتا ہے وہ یہ کہ مین نے پرچارک مین لکہدیا تہا کہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۶ع تک ۲۲ ہزار روپیہ نقد (گورودکل کے چندہ کا) آچکا تہا۔ اور یہ غلط ہے۔ اس لئے مین نے غلط بیانی کی۔ فی الحقیقت یہ غلط تحریر تہی جس کے لئے مجھے بڑا بہاری افسوس ہے۔ لیکن اس امر کا فیصلہ کہ آیا مین نے یہ غلط بیانی عمداً (یعنی دانستہ) کی یا سہواً ایسا ہوا ناظرین خود کر سکتے ہین ×× لیکن کیا اوپر کی تحریر سے میرا یہ مطلب ہے کہ مین نے پرچارک کی اس تحریر مین پاپ نہین کیا؟ ہرگز نہین! ہر ہم مانتا ہون کہ مین نے پاپ کیا مین آخر کمزور انسان ہون ×× اس تحریر کیلئے مجھے سخت افسوس ہے۔ ضمیمہ داستان صفحہ ۲۲

---

## لالہ منشی رام بطور ایک اقبالی مجرم کے

لالہ منشی رام کی مذکورہ بالا تحریر پر کسی قسم کا حاشیہ چڑہانے کی ضرورت نہین کیونکہ وہ بطور ایک اقبالی مجرم ۔ کے اپنے جرم کا خود اقبال کر رہا ہے اور افسوس کا اظہار کر رہا ہے مگر یہ افسوس کا اظہار اس وقت کیا جب اس کو عدالت کی دہمکی دی گئی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لالہ منشی رام بعض اوقات اپنے جہوٹ اور پاپ کو چھپانے کے لئے دوسرون کے سر پر الزام جڑ دیتا ہے ۔ لیکن اگر اس کو عدالت مین کھینچا جانے لگتا ہے تو وہ ایک بزدل کی طرح اپنے پاپ اور جہوٹ کو ماننے کے لئے مجبور ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کے بیان سے ظاہر ہے۔ الحق ۔ کیا حامیان گورنر اس نتیجہ بدیہی سے بدلائل انکار کر سکتے ہین ؟

## گورنر گوروکل کی اخلاقی موت

دہرمپال کو پنڈت باشی رام نے بذریعہ رجسٹرڈ خط اطلاع دی کہ گوروکل کے گورنر لالہ منشی رام نے برہم چاری جے چندر کی غیر حاضری مین اس کے ٹرنک کو کھولا اور اس مین سے بعض خطوط اڑا لئے ۔ اس خبر کی صحت مین دہرمپال کو جو اندیشہ تہا وہ سبہا کے شایع کردہ ضمیمہ سے جو جے چند کے متعلق تہے اور اس مین اس خبر کی تصدیق ہے رفع ہو گیا ۔ اس واقعہ کا ذکر کر کے دہرمپال لکہتا ہے کہ " جے چندر کی غیر حاضری کا ناجائز فائدہ اٹہا کر اس کی اطلاع کے بغیر اس کے ٹرنک کو کہولنا اور اس مین سے کاغذات کا اڑا لینا گوروکل کے گورنر کی اخلاقی موت کا ثبوت ہے ۔ لالہ منشی رام کی یہ حرکت دہارمک (مذہبی) اخلاقی ۔ قانونی دنیا مین ایک سخت نامناسب حرکت تصور کی جائیگی ۔

## لالہ منشی رام سے ہماری معافی ؟

ہم کسی دہارمک انسان سے معافی مانگ سکتے ہین لیکن جو شخص کسی کی غیر حاضری مین ٹرنک کہول کر خطوط چرا لیتا ہے اور پہر چٹہیون کے وجود سے انکار کر دیتا ہے ۔ ہم اس سے کسی صورت مین بہی معافی مانگنے کے لئے تیار نہین ۔ ہم جیل خانہ مین چلے جانا پسند کرینگے ہم اس دن کو اپنی زندگی مین ایک روشن دن خیال کرینگے جبکہ لالہ منشی رام ہمارے مقابلہ پر عدالت مین جائے گا ۔" الحق ۔ مہاشہ جی لالہ منشی رام ایسے کچے نہین ہین ۔ کہ عدالت مین جا کر پوزیشن صاف کرائین ۔

## گورنر گوروکل اور انگریز

نیپولین بوناپارٹ کی وہ سوانحعمری جس کو ہندی بہاشہ مین ترجمہ کر کے لالہ منشی رام نے چہپوایا تہا اور اس کی تالیف و اشاعت کا کریڈٹ لینے کو بذریعہ اخبارات اوسے اپنا ترجمہ ظاہر کیا تہا حتے کہ کتاب پر بہی بطور مصنف کے لالہ منشی رام کا ہی نام دیا گیا تہا ۔ مگر آج کسی مصلحت سے اس ترجمہ کو اپنے لڑکے اندر چندر کا بتایا جاتا ہے ۔ اوس سوانحعمری سے دہرمپال نے اندر کی تازہ اشاعت مین چند الفاظ ناجائز انگریزوں کی نسبت چہانٹ کر شایع کئے ہین جن سے گوروکل کے کلمہ اوہشتا اور ان کے فرزند ارجمند کے خیالات متعلقہ گورنمنٹ انگلشیہ کا واضح طور پر اظہار ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ دہرمپال لکہتا ہے کہ " اندر چندر کی چٹہی کی ہستی کو تسلیم کرنے سے لالہ منشی رام نے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ کہین گورنمنٹ کی رائے ان کے یا ان کے بیٹے کے متعلق (جس کا نام اندر چندر ہے) بری نہ ہو جائے ۔ لیکن لالہ منشی رام نے ایک معمولی بات پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک غیر معمولی جہوٹ بول کر اپنی ضمیر کا خون کر ڈالا ۔ مگر اوس کے ساتہ ہی انہون نے نیپولین بوناپارٹ کے زبردست " چٹہے " کو پبلک مین رکہہ کر اقبال کر لیا کہ گو وہ چٹہی گورنر گوروکل کے بیٹے) اندر چندر کی نہین تہی ۔ لیکن یہ چٹہا اندر چندر کا ہی لکہا ہوا ہے جو چٹہی سے بہی زیادہ خطرناک ہے ۔ کیونکہ چٹہی مین تو گورنمنٹ کے لئے ایک دو نا ملایم فقرے ہی تہے اس چٹہے مین تو انگریزونکو " بنیوں کی قوم " " آزادی کے دشمن " " رشوت دینے والے " " نیچ " " خونی جبر " " بہوکے " " دہمکی سے سیدہے ہونیوالے " " دروغ گو " " گندے الزام لگانیوالے " " پاپی " " بہانہ باز " " ریاکار " " لوٹیرے " " مورکہہ " " مغرور " " کہ دروہی " " ظالم " " اپنی جیب کے لئے دنیا کی تباہی کی پرواہ نہ کرنے والے " وغیرہ وغیرہ ثابت کیا گیا ہے جبکہ انگریزی قوم گوروکل کے ستانک اندر چندر کی ایک شایع شدہ کتاب کا جس مین انگریزون کو سخت سے سخت گالیان دی گئی ہین کوئی نوٹس لینے کے لئے تیار نہین ہین تو کیا لالہ منشی رام کی یہ سخت بزدلی نہین کہ اندر چندر کی چٹہی کی ہستی سے انکار کر دیا " الحق ۔ مہاشہ کرشن ایڈیٹر پرکاش بتائین کہ یہ الفاظ اس کتاب مین ہین یا نہین ؟

## آریہ اخبارات پولیٹکل ہین

دہرمپال نے اندر مین ایک پرتگیا پتر یعنے عہد نامہ شایع کیا ہے جس مین وہ آریون کو نہایت ہی نیک صلاح دیتا ہے کہ وہ آیندہ آریہ سماج مین داخل ہونے سے پہلے اس قسم کے معاہدہ پر دستخط کر دیا کرین۔ جس کا مضمون یہ ہو کہ وہ کسی پولیٹکل تحریک مین تحریراً یا تقریراً حصہ نہین لین گے اور گورنمنٹ موجودہ کے وفادار رہین گے۔ کیونکہ آجکل وہ آریہ سماج کے تمام اخبارات پولیٹکل بن گئے ہین۔ آریہ سماج کے ذمہ وار اصحاب کی طرف سے پولیٹکل لٹریچر کی اشاعت بڑہ رہی ہے۔ اور آریہ سماج کے کارکن پولیٹکل انجمنون مین پہلے سے زیادہ سرگرمی سے کام کر رہے ہین،، الحق۔ ہماری بہی یہی رائے ہے۔ کہ اگر پولیٹکل باڈی ہونیکے الزام سے آریہ سماج عملاً بریت کا ثبوت دینا چاہتی ہے تو ایسا معاہدہ ضروری ہے اور اس پر عملدرآمد لازمی ہے۔

## دہرمپال کا آریہ پنڈتون کو انعامی چیلنج

مہاشہ دہرمپال سوامی دیانند کے نونہال نے جو ترجمہ اردو دیانندی وید بہاشیہ کا کیا ہے اوس پر سماجی اخبارون نے بہت ہلے دے کر کے اوس ترجمہ کو ویدون کی مٹی پلید کرنا بتایا ہے۔ اس لئے مترجم نے تمام پنڈت سادہو سنیاسیون کو چیلنج انعامی دیا ہے کہ "اگر آریہ سماج کا کوئی پنڈت یا سادہو یا سنیاسی ہمارے کئے ہوئے اردو ترجمہ مین سے (اس قسم کی کوئی غلطی جس سے ویدون کی تخریب ہوئی ہو) کوئی غلطی نکال دے تو ہم اسکو پانچ روپیہ نقد انعام دین گے۔ اس انعام کی مہلت ایک ہفتہ ہے،، الحق۔ ہماری رائے مین یہ چیلنج صحیح نہین ہے۔ دہرمپال کو چاہیے تہا کہ اس مضمون کا چیلنج دیتا کہ جو کوئی آریہ سماج کا پنڈت ہمارے ترجمہ کو دیانندی بہاشیہ کا غلط ترجمہ ثابت کر دے تو اس کو پانچ روپیہ فی غلطی انعام دیا جاوے گا۔ ویدون کی تخریب یا تائید کو نفس ترجمہ سے کوئی تعلق نہین ہے۔ اگر خود اصل بہاشیہ مین ہی ویدون کی تخریب ہو تو مترجم اس کا صحیح ترجمہ کرانے سے مخرب وید تو نہ کہلائیگا نہ وہ اس کا ذمہ وار قرار دیا جاوے گا۔ البتہ اس پر یہ الزام لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جو مضمون عام زبان مین نہ تہا تم نے اس کو پبلک کر کے تخریب وید کے جرم مین اعانت کی۔ پس مناسب ہے کہ ایڈیٹر اندر دوبارہ اپنے چیلنج اور ہماری تصحیح کو بدلکر مضمون چیلنج آیندہ تبدیل کر کے مہلت بہی بجائے ایک ہفتہ کے ایک مہینہ کی دیں۔ یہ مہلت برائے گفتن ہے۔ جس کا نتیجہ کچہ نہین بجز اس کے کہ مترجم نے تو چیلنج انعامی دیدیا تہا۔ اور کوئی فائدہ نہین۔

## پیسہ اخبار کا معافی مانگنا تعجب خیز نہین

اگر ہمنے فساد محرم کے متعلق جو بے بنیاد خبر پیسہ مین شایع ہوئی تہی جن مین کہ اوس نے شاید فساد وغیرہ کا الزام مسٹر ستیہ نارائن پر لگایا تہا۔ چنانچہ انہون نے پیسہ کو دو پیسہ کا نوٹس رجسٹرڈ دیا کہ یا وہ معافی مانگے یا عدالت مین نالش ہوگی۔ اس پر پیسہ نے اپنی قدیمی عادت کے موافق فوراً سے پیشتر معافی مانگ لی۔ پیسہ اخبار کی معافی مانگنے کو تمام ہندو اخبارات نے بڑی اہمیت دی ہے۔ کہ گویا انہونا فعل پیسہ سے ظہور مین آیا ہے۔ لیکن اون کو شاید یہ خبر نہین ہے کہ مسٹر پیسہ اخبار معافی مانگنے کے یا الفاظ شایع شدہ کے واپس لینے کے یا اون پر اظہار افسوس کرنے کے عادی مجرم ہین۔ اون کا شیوہ ہمیشہ سے ایسا ہی بے لوث رہا ہے۔ کہ اندھا دہند ایک بات شایع کر دی جب مسر پر آپڑی تو فوراً معافی نامہ بہی چہاپ دیا۔ اسکی کئی مثالین پیسہ کے فائل کو دیکھنے سے مل سکتی ہین۔ کبہی کسی زندہ شخص کی موت شایع کر دی تو زندہ نے نوٹس دیدیا۔ جہٹ اظہار افسوس کرتے ہوئے معافی کے خواستگار ہو گئے۔ کبہی کسی کا طاعون سے فوت ہوجانا لکہدیا جب نوٹس آیا جہٹ معافی کی درخواست پیش کر دی وغیرہ وغیرہ۔ ہم ایسی معافی اور ایسے معافی خواہ سے کسی معاملہ مین معافی مانگنے کا اعتراف دیکہکر تعجب نہ کرنا چاہیئے۔ یہ توبہ شکن کبہی توبۃ النصوح نہین کرتے کہ پہر ایسے واقعات اور خلاف بیانیون سے باز رہین۔ پس ہمارے ہندو دوست معافی پر اسقدر اظہار خوشی نفرمادین۔

**چودہوین صدی کا یہودی۔** ایڈیٹر اہلحدیث کا مانا ثابت یہودیہ نے اقرار از صداقت مسیح موعود علیہ السلام کا مسلمہ خصم ثبوت۔ ۲.ر

# منقولات

از (انڈائل گزٹ)

ویدون کی تعریف آریہ نسل کی مقدس کتابوں کا نام وید ہے وید تعداد مین چار ہین ایک کو رکھ یا رگ دوسرے کو ججر تیسرے کو شام چوتھے کو اتھروں کہتے ہین یکے بعد دیگرے پہلے رکھ پھر ججر پھر شام بنا اتھرون ان تینوں سے منتخب ہوا

## ویدون مین کتنی ترکیب ہین

ہر ایک وید مین چار ترکیب ہین (۱) بدہی یعنے وہ ترکیب جس سے ہر کام کو سرانجام کر سکے (۲) ارتھ بمعنے استرہ یعنے تعریف اور نتیجہ عمل کا (۳) منتر یعنے دعا جو ہر دیوتا کے خوش کرنے کو ضروری ہے (۴) نام و بچہ مقدسوں کا احوال

## ویدون مین کتنی قسم کا احوال ہے

(۱) پیدائش عالم کا بیان (۲) دیوتا اور رکھشردن کا حال (۳) قیامت کبرا اور صغرا کا حال (۴) چودہ منوتر کی تعریف اس سے عمر بڑھا اور ست جگ وغیرہ معلوم ہوتی ہے (۵) راجہ اندر کا حال (۶) راجاون اور فرشتون کا حال

## ویدون کی فضیلت

یہ چارون وید جامع تمام علوم و فنون ہین دہرم ہنود کے اصل اصول یہ چارون وید ہین ان سے کوئی ہندو منکر ہو کے ہندو رہ نہین سکتا۔

## رگ سے کیا مراد ہی

رگ سے مراد ہی کہ چارون مصرعے نظم کے برابر ہون اور عدد حروف کے بہی ہر مصرعے مین برابر ہون۔

## ججر سے کیا مراد ہے

ججر سے مراد ہے کہ برخلاف طرز رگ کے کمی و بیشی واقع ہو۔

## شام سے کیا مراد ہے

شام سے مراد ہے کہ بطور گیت پڑھے گے ہو جیسے نانا و رہو ہو۔

## چارون ویدون کا خلاصہ

ان چارون ویدون کا خلاصہ پچاس اُپ نیشد یا اُپ نکھسد ہین۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

(الف) رگ وید کے تین۔

(۱) کرکنگ (۲) اسمر یہ (۳) ماسکل

(ب) ججر وید کے بارہ:-

(۱) اسمست رودری (۲) سنت اُسرپ (۳) شیو شنکلپ (۴) بجرگ بلی (۵) ایشاباس (۶) مہانرائن (۷) برکہ سوکت (۸) انندبلی (۹) سرب بیندہ (۱۰) تیترہی (۱۱) برہ دامان (۱۲) چھاپ گلی۔

(ج) شام وید کا ایک۔

(۱) شام وید چہان دوک اُپ نیشد یا نکھد

(د) اتھرون وید کے چونتیس ۳۴۔

(۱) مہا (۲) نارائن (۳) گربہ (۴) امرت بند (۵) سرب (۶) نیتکل (۷) پرشن (۸) مانڈوک (۹) مہاپالی (۱۰) کیول (۱۱) اتھرب سرپ (۱۲) جوگ سجیا (۱۳) اتما (۱۴) اتم پربودہ (۱۵) تیج بند (۱۶) رکہی (۱۷) برمربدیا (۱۸) نرسنکمہ (۱۹) شندوک (۲۰) کین (۲۱) کہٹولی (۲۲) امرت نالکول (۲۳) جوگ سکہا (۲۴) جوگ تت (۲۵) امرت نادہ (۲۶) ہنس ناو (۲۷) چھوکا (۲۸) رنگ (۲۹) پرم ہنس (۳۰) دہیان بند (۳۱) تارک (۳۲) اتھرب سکہا (۳۳) پرنو (۳۴) سونگ۔

## اور ویدون سے کیا بنا

ان ویدون سے چھ شاستر بنے جن کی تعریف یہ ہے۔

(۱) نیائے شاستر اس کا مولف گوتم نیایک ہے یہ پرماایشر کو کل شے مین محیط قرار دیتے ہین اور وحدت سے کثرت کہتے ہین۔ اور قیامت کے بہی قائل ہین اور دلیل سے ظاہر کرتے ہین۔ یہ مثل حکما یونان ہند کے حکیم تھے۔ اور نیک عمل تھے اسواسطے رکھیشر کہلائے۔

(۲) ممانسا شاستر جیمنی ممانسک نے بنایا ہے انکے شاگرد نامور ہوئے مثل مراری مصر اور کماری بہٹ۔ اسکے عقیدہ مین ایشر اکرتا ہی اور عالم کی ابتدا اور انتہا کچھ نہین اور مکت گیان سے ہوتی ہے اور برہا ہی نیک افعال آدمی تھا۔

باقی آئندہ

# مراسلات

## لالہ رخ

### گذشتہ سے پیوستہ

مگر احمد شاہ کے دل پر لالہ کے عشق نے اچھی طرح سے قابو پالیا تہا۔ اس کی ایک ایک ادا کا تیر اس کے جگر کے پار ہو چکا تھا" اسے اس کی فرقت کا ایک ایک دن پہاڑ معلوم ہوتا تہا۔ پھر بھلا کس طرح اپنے ارادے سے درگذر کر کے خاموش ہو کر بیٹھ جاتا۔ فوراً ایک جرّار لشکر تیار کرنے کا حکم دیدیا۔ دوسرے ہی دن دس ہزار پیادے۔ دو ہزار نہایت چیدہ اور شورے سوار ایک سو پچاس ۱۵۰ ہاتھی اور پانچ توپ خانے لیکر ایہور کی طرف کوچ کیا اس نے اچھی طرح دل میں ٹھان لیا تھا کہ اگر پریت سنگھ راہ راست پر نہ آیا۔ تو ایہور کی اینٹ سے اینٹ بجا دون گا۔ مگر لالہ کو ملکہ بنا کر رہون گا۔

ادہر پریت سنگھ بھی بھولا بھالا راجہ نہ تھا۔ کہ احمد شاہ جیسے جنگجو بادشاہ کو ایسا سخت جواب لکھکر بیفکر ہو کر بیٹھ رہتا۔ اُس نے اسی دن سے لڑائی کے خطوط اپنی مقبوضہ ریاست کی چارون طرف روانہ کرنے شروع کر دئیے۔ دو تین روز کے اندر اندر پانچ ہزار خونخوار راجپوت جو پریت سنگھ کے حکم پر مرنے مارنے کو تیار تھے۔ ایہور کے قلعہ مین جمع ہو گئے۔ چند روز کے بعد احمد شاہی لشکر بھی ایہور مین آپہونچا۔ عین قلعہ کی دیوارون سے تقریباً سو گز کے فاصلہ پر آکر ڈیرے ڈالدیئے۔ احمد شاہ کو اب یقین تھا کہ راجہ کثرت لشکر سے خوف کہا کر لالہ کی شادی کرنے پر راضی ہو جائیگا۔ احمد شاہ نے حجت تمام کرنے کے واسطے پھر قاصد کو روانہ کیا۔ اب کی دفعہ راجہ نے تلوار سے جواب دیا۔ اور قاصد کی گردن قلعہ کی دیوار پر سے بادشاہ کے لشکر مین پھینک دی۔ جس کا یہ مطلب تھا۔ کہ راجپوت وہ قوم نہین ہے۔ کہ غنیم کے لشکر کی کثرت سے خوف وہراس ان کے دل پر اثر کرے۔ وہ راجپوتی راج کو قائم اور برقرار رکھنے کے واسطے نہایت آسانی سے جان دینے کو تیار ہو جاتے ہین۔ لڑائی کا میدان ان کی نظرون مین کھیل کے میدان سے زیادہ وقعت نہین رکھتا گو یا دشمن کے مقابلے مین مرجاتے ہین یا مارتے ہین۔ مگر میدان سے بہاگ کر نہین آتے۔ احمد شاہ مین اتنی تاب کہان تہی۔ کہ اس کے قاصد کا سر کاٹ کر ایسی بے عزتی سے قلعہ کی دیوار پر سے پھینکا جائے۔ اسی وقت لشکر کو تیاری کا حکم دیدیا۔ اور خود ایک مست ہاتہی پر سوار ہو بیٹھا۔ ابہی طرفین سے لڑائی کی ابتدا نہین ہوئی تہی۔ کہ اتنے مین ایک تیر قلعہ کی طرف سے آیا۔ اور سیدھا احمد شاہ کے ہاتہی کے ہودج مین گرا۔ لیکن اس سے کسی کی جان کا نقصان نہین ہوا۔ اور نہ اس غرض سے چلایا گیا تھا۔ تیر کے پرون مین ایک کاغذ لپٹا ہوا پایا گیا۔ کہول کر دیکھا۔ تو اس مین یہ مضمون لکھا ہوا تھا۔ "کہ اے سندہ کے مغرور بادشاہ اگر تو چاہتا ہے۔ کہ تجھہ پر کسی قسم کی مصیبت نازل نہ ہو۔ فوراً اپنا لاؤ لشکر لیکر اپنے دارالخلافہ کو لوٹ جا۔ تو سمجھہ سکتا ہے۔ کہ جس شخص نے یہ تیر ایسی احتیاط سے مارا ہے۔ ایسا کرنا اس کے نزدیک مشکل امر نہ تہا۔ کہ اسی تیر سے تجھے ہلاک کر کے تیرے تمام منصوبے خاک مین ملا دیتا۔ مگر نہین اس شخص کو خونریزی سے سخت نفرت ہے۔ وہ نہین چاہتا۔ کہ کسی کا خون ناحق کیا جائے۔ اگر تو نے اس دوستانہ مشورہ سے فائدہ اٹھا کر میری نصیحت پر عمل کیا۔ تو فبہا۔ ورنہ اللہ دے اور بندہ لے!" اس کے ساتھہ ہی وہ عروسانہ جوڑا جو احمد شاہ نے لالہ کے واسطے بھیجا تھا۔ تار تار کر کے احمد شاہ کے ہاتہی کے پاؤن مین پھینک دیا گیا۔ ان وجوہ ثلاثہ نے باشاہ کے اربعہ عناصر کو ایسا بھڑکایا۔ کہ یک لخت حملہ کا حکم دیدیا۔

پریت سنگھ نے بہی اپنے جانباز راجپوتون کو فوجی ترتیب کے ساتہہ کھڑا کر کے جنگ کے لئے تیار کر لیا۔ اس کے دشمنون کی تعداد اس کے مقابلہ مین اسقدر زیادہ تہی۔ کہ ان کے پاؤن کی خاک سے آفتاب بالکل چھپ گیا۔ اور آسمان پر ایک گہرا ابر چہا گیا۔ تاہم راجپوت نہایت بہادری کے ساتہہ دشمن کی طرف بڑہے۔ اور وہ بہی نہایت ترتیب کے ساتہہ مقابل آئے۔ پریت سنگھ گھوڑے پر سوار ہو کر اپنے بہادرون کے چارون طرف پھر رہا تھا۔ اور یہ کہکر جوش دلا رہا تہا۔ کہ اے بہادرو اس وقت کی یہ لڑائی ملک کی لالچ یا لوٹ کہسوٹ کی

(۳) جہان زبان ہین وید تحریر ہین اور نہ کانہ کوئی درس گاہ ہے نہ اوستاد پھر سوامی جی اوس کا ترجمہ صحیح نہین کر سکتے تھے۔

(۴) جو کچھ سوامی جی نے خود ویدون کا ترجمہ کیا اون مین ریل۔ تار بجلی۔ وغیرہ سے کام لینے کی ہدایت فرمائی کیا مہی دہر وغیرہ سے سوامی جی اسقدر آگے بڑھ گئے۔

(۵) جن ویدون کو سوامی جی اور دیگر ہنود خود ایشور کا بچن مانے ہوئے ہین اون کے آغاز مین یہ لکھا ہے۔ ہے بدوانون یعنے اے عالمون۔ گویا ایشور عالمون سے مخاطب ہوتا ہے

یہان ہم کو سخت حیرانی اور تعجب ہوتا ہے۔ کہ کیا ایشور سے بڑھکر بھی کوئی بدوان یعنی عالم وہان موجود تھے۔ جن کو ایشور نے اپنی جانب مخاطب کیا تہا۔ اور برخلاف اس کے سوامی جی لکھتے ہین کہ ویدونکے آغاز سے پہلے کچھ بھی نہ تہا۔ پھر بہت سے بدوان کہان سے آ گئے جن کو ایشور نے اپنی جانب مخاطب کیا تہا۔ ڈاکٹر میکس مولر جرمن مین رہتے ہین۔ اونہون نے چارون ویدون پر ترجمہ کیا ہے۔ چارون جلدون کا وزن ہم ۸ سیر ہے وہ لکھتے ہین وید صحرائی انسانون کی زبان مین بلا محاورہ تحریر ہین نہ اون کی انشا درست نہ صرف نحو۔ باقی دارد

ایک جینی پنڈت

---

مندرجہ ذیل خط۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث کے منصوص خلیفہ عبد اللہ تیما پوری کا بغرض اشاعت ہمارے پاس آیا ہے۔ جس کو ہم بلا کسی درستی و صحت اغلاط کے بجنسہ درج کرتے ہین۔ امرتسری ایڈیٹر جواب دین۔

(ایڈیٹر)

---

بخدمت جناب مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیکم رحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ واضح ہو کہ اخبار اہلحدیث نمبر ۱۱۔ جلد ۹ کا پرچہ بجائے دو کے ایک ہی وصول ہوا۔ خاکسار کے زبانی گفتگو کرنے مین ایک بات لکھی ہوئی دیکھا۔ اوس کو بالکل خلاف معاہدہ پایا۔ وہ یہ ہے کہ جناب نے خاکسار سے اقرار کیا تھا۔ کہ اخبار مین جو کچھ عاجز کے نسبت اور خلیفہ صاحب کے نسبت لکھا جائیگا۔ وہ تہذیب کے ساتھ لکھنا ہوگا۔ اس پر سے آپ نے فرمایا تھا۔ کہ کسی کے نسبت خلاف تہذیب لکھنا انسانیت کا کام نہین ہے۔ اسکے معاہدہ پر مین نے آپ نے نام اخبار جاری کرایا تھا ہے۔ اوس کے خلاف مین۔ ایک بات تو صریحاً جھوٹ لکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ۔ جناب کے اس کہنے پر کہ آپ کا مضمون اہلحدیث مین درج ہوگا تو آپ کے پیر بھائی دشمن بنین گے۔ مین نے اوس کے جواب مین یہ کہا تہا کہ مین اون کے کہنے سے نہین ڈرتا۔ بلکہ خدا سے ڈرتا ہون۔ چنانچہ اس واقعہ کو اوسی روز امرتسر کے احباب کے روبرو بیان کیا ہے۔ آپ نے اوس کے خلاف مین یہ لکھدیا ہے کہ (کوئی حرج نہین وہ ایسا کہین گے مجھے خواب آچکا ہے) آپ نے ایسا فقرہ لکھا ہے کہ ذری سی عقل والا بھی اس فقرے کو میری طرف ہرگز منسوب نکرے گا۔ بلکہ آپ کے چٹکیان لینے والی عادت کی بناء پر تاڑ جائیگا۔ ہمارے پیر بھائی ضرور اس سے ناخوش ہونگے کہ ایک مخالف سے ملکر ہمارے خلاف مین مضمون چھپایا ہے۔ اس شکایت کو احمدی احباب ضرور بیان کرینگے۔ پھر ایسا نہ کہنے پر ایسے لگانا۔ اور اسپر خواب کی شہادت ہونے پر سہاگا ہے۔ جھوٹ پر اور ایک افترا ہے گویا قادیان والون نے میری دماغی عارضہ مین مبتلا ہونیکا جھوٹا اعلان کیا۔ آپ نے میری نسبت تہمت خواب لگا کر دماغی عارضہ ہونیکی جھوٹی شہادت دی خاکسار یہ عرض کرتا ہے۔ اگر یہ فقرہ آپسے سہواً لکہا گیا ہے تو اخبار مین اس کی اصلاح کر دیجئے۔ وگرنہ اخبار کو جو میرے نام جاری کیا گیا ہے بند کر دیجئے۔ اور سگروالون کے نام ایک اخبار جاری کرنے کو کہا ہے وہ بھی بند کر دین۔ اس خط کے پہنچنے تک جتنے پرچہ جناب کے میرے نام روانہ ہو چکے ہین اون کی قیمت سے اطلاع دین۔ روانہ کر دیجائیگی۔ خاکسار اس بات کو ایمان کی شان سے بالکل بعید سمجھتا ہے۔ کہ کسی پر جھوٹی تہمت لگائے۔ لعنتہ اللہ علی الکاذبین۔ ہر وقت میرے مد نظر ہے۔ خاص کر خواب والہامات کے بارہ مین بڑی احتیاط چاہئے۔ ایک چھوٹا سا خواب بھی بغیر دیکھے بیان کرنا مفتری علی اللہ ہونیکے لئے کافی ہے۔ دوسری یہ عرض ہے کہ خلیفہ صاحب کی نسبت بدعہد کا لفظ لکھا ہے تہذیب یہی کہ خلاف عہد لکھتے۔ بدعہدی یہ ہے کہ پہلے ہی وعدہ کرنیکے وقت پورا نکرنیکی نیت کے ساتھ وعدہ کرنا ہے۔ خلاف عہد یہ ہے کہ نیک نیتی کے ساتھ وعدہ کرنا بعد مین کسی مصلحت کی وجہ سے اوسکو پورا نکرنا۔ دونون مین بین فرق ہے۔ شاید آپ دونوکو ایک سمجھتے ہون فقط

محمد عبد اللہ تیما پور ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء

---

اصل خط مین اسی طرح ہے۔ ایڈیٹر

# عام خبرین

**دہلی** - مین دار الخلافہ بننے سے آجکل شہر والون مین بڑی چہ میگوئیان ہو رہی ہین۔ بعض اولڈ فیشن یہ کہتے ہین کہ شہر کی موجودہ آبادی اور پرونق گھٹ کر نئی دہلی یعنی دار الخلافہ کے جدید شہر مین اپنا بستر بوریہ لے جاے گی۔ بعض نیو فیشن کا خیال ہے کہ نہین شہر دہلی موجودہ حالت سے ترقی کر کے زیادہ پر رونق ہو جائیگی۔ و العلم عند اللہ

**آتشزدگی** - یہ خبر نہایت افسوس سے سُنی جائیگی کہ مولوی سید احمد صاحب دہلوی مولف فرہنگ آصفیہ کے گھر مین رات کو بعد نیم شب بدقسمتی سے ایک انگیٹھی پر نوزائیدہ بچہ کے پوتڑے سُکھانے سے پوتڑون کو آگ لگ کر تمام گھر بار مع کتابون وغیرہ کے جلکر راکھ ہو گیا اور ایک معصوم نو دس سالہ لڑکی جو مولوی صاحب کی عزیز از جان تھی اسکی بھینٹ مین رہ گئی۔ (عبرت)

**علیگڈہ** - نمائش مین بھی امسال آتشزدگی سے دس بارہ دکانین سنا ہے جل گئین۔ جس سے دو کاندارون کا سخت نقصان ہوا۔ (بد احتیاطی)

**خان ہوتی** - مقدمہ اغوا مین مع اپنے موٹر ڈرائیور مسٹر لنگس بسز کننگ کے بری ہو گئے۔ (بہت اچھا ہوا)

**۱۳ فروری** تک مسلم یونیورسٹی کی کل رقم وصول شدہ کی میزان ۱۸ لاکھ ۸۰ ہزار ۷ سو ۷ ہے۔

**نواب وقار الملک** اگرچہ قیام علیگڈہ پر رضامند نہین ہوئے لیکن امروہہ مین رہ کر بھی حسب ہمت مسلم یونیورسٹی کا کچھ نہ کچھ کام کرتے رہین گے۔

**جدید گورنر بنگال** نے اپنے لئے بجائے لفٹنٹ گورنر ہوس کے گورنمنٹ ہوس کو پسند کیا ہے جس کا کچھ حصہ اپریل مین خالی کر دیا جاے گا۔

**لفٹنٹ** گورنر صوبہ جات متحدہ سر جان ہیوٹ کی جگہ جو جولائی مین علیحدہ ہونے والے ہین۔ سر جیمس مسٹین لفٹنٹ گورنر مقرر ہوئے ہین۔

**چین** مین باضابطہ جمہوری حکومت قائم ہو جانے کا اعلان فغفور کی طرف سے ہو گیا ہے۔

**فرانسیسی اخبار "طان"** کے ایک نامہ نگار نے لکھا ہے کہ سنہ ۱۸۶۶ء کی لڑائی کے بعد اٹلی نے آج تک اتنی بڑی فوج جنگ پر نہین بھیجی ہے جتنی کہ آج طرابلس مین موجود ہے۔ طرابلس اور بنغازی مین ایک لاکھ فوج ہے۔ اس کے علاوہ بیس ہزار فوج اور تیار ہو رہی ہے۔ جو میدان جنگ کو جائیگی۔ طرابلس کی (۵۰) ہزار فوج عین زارہ تاجورہ۔ طرابلس اور خمس مین پھیلی ہوئی ہے۔ اطالوی فوج مین (۸۴) توپین میدانی اور (۲۴) توپین کرپ کے کارخانہ کی اور (۳۰) توپین پہاڑی ہین۔ کچھ توپین اور ہین اور یہ سب ملکر (۱۰۰) سے زیادہ ہوتی ہین۔ خمس مین جنرل رزالی اور بنغازی مین جنرل بریکولا جنگ کے کام پر مامور ہین۔ جنرل بریکولا کے ماتحت (۲۵) ہزار سے زیادہ فوج ہے۔ درنہ مین جنرل ٹرومبی اٹھارہ ہزار فوج کی کمان پر ہے۔ طبروق مین تین ہزار اطالوی جنگ جو موجود ہین۔ طرابلس مین (۲۵) جنرل کام کر رہے ہین۔ نیپلز سے (۹) ہزار خچر ۲ ہزار گھوڑے (۱۰) ہیرہ دار کتے اور (۴۰۰) توپین طرابلس کو بھیجی گئین ہین جن مین سے (۲۴۴) توپین میدانی اور (۱۰۰) پہاڑی ہین باقی توپین محاصرہ کے وقت بلندی پر کام دیتی ہین۔ (۱۲) ہوائی جہاز اور دو غبارے بھی اطالوی فوج مین موجود ہین۔ اور ریل بچھانے کا سامان بھی اٹلی سے روانہ کیا گیا ہے۔

**ایران** کو روسی و انگریزی حکومتون کی طرف سے ایک ایک لاکھ پونڈ قرضہ دیئے جانے کے علاوہ انگریزی و فرانسیسی ساہوکارون کی بھی ایک جماعت پچاس ساٹھ لاکھ پونڈ (نو کروڑ روپیہ) روس و انگلستان کی طرف سے قرض دیگی۔

**۱۳ فروری** روم کی طرف سے میدان جنگ کی یہ خبر آئی کہ ترک اور عرب شجاعوں نے درنہ پر تین مرتبہ نہایت شدت سے حملہ کیا مگر اطالیون نے انہین پسپا کیا۔ لڑائی نہایت شدت سے ہوتی رہی اور سخت نقصان ہوا۔ دکس کا ہے بزدلون اور نامردون کا مگر چالاکی دیکھئے لکھتے ہین کہ ہمارے ۳ ہلاک اور ۲۲ مجروح ہوئے۔ ترک ساٹھ شہدا کو میدان جنگ مین چھوڑ گئے۔

**براہین احمدیہ**۔ اگر آپ اسلام کی صداقت قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت افضل الانبیاء ختم المرسلین شفیع المذنبین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دلائل جو تمام فلاسفروں۔ عالموں سائنس دانوں کو ساکت و عاجز کر دینے والے ہوں۔ ملاحظہ کرنا چاہیں۔ اگر آپ زندہ کتاب زندہ رسول زندہ مذہب دیکھنے کے شایق ہوں تو آپ اس کتاب کو فوراً خرید کر مطالعہ کریں جس کے جواب دینے کے لیئے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کیطرف سے دس ہزار روپیہ مقرر ہے۔ قیمت ہے مجلد للعہ

**سرمہ چشم آریہ** قانون قدرت کس کو کہتے ہیں اسکی مفصل بحث۔ مسکت خصم اعتراضات معجزہ شق القمر کا ثبوت۔ تناسخ و قدامت روح و مادہ کا زبردست عقلی علمی جواب دینے کے لیئے ۵۰۰ روپیہ انعام قیمت غیر مجلد ۱۲ ار مجلد عہ

**شدہی کی اشدہی**۔ آریوں کی زبردست اور قابل فخر شدہیونکی حقیقت اور اصلیت ظاہر کرکے ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی شدہی دیانندی مت کو سچا سمجھکر نہیں ہوئی۔ ہندیوں کی کتابوں ہی سے آریوں پر ایسا اتمام حجت کیا ہے۔ کہ آجتک اس کا جواب نہیں ہوا۔ انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت ہر

**وید۔ انجیل اور قرآن کا خدا**۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ قیمت ار

**کلام الامام**۔ آریوں کے لیئے ایک ناصحانہ نظم۔ قیمت صرف ار

**نسیم دعوت**۔ آریہ عیسائی اسلامی توحید کا مقابلہ عرش الٰہی کی فلاسفی۔ فرشتوں کا عرش کو اٹھائے رکھنے کی حقیقت قابل دید قیمت صرف ۲ ار

**انسلام** ترک اسلام دہرمپال کا جواب۔ قیمت صرف ۲

**پیغام صلح**۔ آریوں سے شرائط صلح قیمت ار

**کرشن اوتار** جناب کرشن مہاراج کے حالات قیمت ار

**گائے کی عظمت** پر تحقیقی نظر۔ ار

**کفارہ**۔ لاجواب رسالہ رد کفارہ نصاریٰ لئے ہیں۔ قیمت صرف ۳ ر

**تیغ صابریہ بر عقاید آریہ**۔ آریوں کے عقاید کی تردید۔ قیمت ۲ ام

**چشمہ معرفت**۔ آریوں کے تمام اعتراضات کی تردید۔ اسلام کی صداقت کا زندہ ثبوت۔ قرآن کے الہامی منجانب اللہ ہونے کی زبردست دلیل سے تصدیق۔ قیمت مجلد سے ر غیر مجلد عہ

**رسالہ گوشت خوری**۔ آریوں کے اعتراضات گوشت خوری کا طبعی عقلی نقلی علمی ثبوت قیمت ۲ ر

**دیانندی لائف پر ریویو**۔ ہر ایک تعلیم یافتہ مسلمان مولوی۔ واعظ۔ پیر و جوان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت صرف ۶ ر

**تحفہ آریہ سماج یا آریہ سماج کا پول**۔ یہ وہ مشہور لاجواب کتاب ہے۔ جو جگدیشور شاد آریہ نو مسلم نے ستیارتھ پرکاش کی تردید میں انعامی ۹ ہزار روپیہ شایع کی تھی جس کا آجتک جواب نہیں ہوا۔ دو جلدوں میں قیمت ہر دو مجلد ہے غیر مجلد عہ

**حدوث مادہ**۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مادہ قدیم نہیں۔ بلکہ حادث ہے۔ ساتھ ہی آریوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں قیمت ۲ ار

**سفرنامہ**۔ روم و شام۔ مرتبہ مولانا شبلی نعمانی قیمت فی جلد ۸ مجلد عہ

**اصلاح البشر** قال اللہ۔ علاج حرص یا تمام اخلاقی رسالے۔ عالیجناب مولوی نواب صدر الدین حسین خان رئیس کی تصنیفات سے ہیں۔ جو ہر چھوٹے بڑے مسلمان کو پڑھنے ضروری ہیں۔ تینوں کی قیمت صرف ۱۵ ر

**ذوالفقار علی بر گردن وفیشقی** غلام حیدر مرتد آریہ کے رسالہ نعرۂ حیدری حصہ اول کا دندان شکن جواب انعامی ۵۰۰ روپیہ قیمت صرف تین آنے ۲ ار

**تنبیہہ زبان دراز** بجواب افشائے راز غلام حیدر مرتد کے ضمیمہ نعرۂ حیدری کا ترکی بہ ترکی جواب۔ قیمت صرف ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

**ایک مسلمان کا پیغام**۔ اس میں مسجد بنانے کا فلسفہ اور اسلام کی فضیلت گورو نانک صاحب کا اسلام اور سکھ قوم کے نام زبردست پیغام۔ قیمت ار فی روپیہ ۱۶ نسخے۔

**پیدایش عالم**۔ اس رسالہ میں دیانند بانی آریہ سماج کے ان تمام دلائل کو معقول و منقول سے توڑ دیا ہے جنکے ذریعہ دنیا کو وہ ازلی ابدی مانتے تھے۔ اور آفتاب سے بھی زیادہ روشن دلیلوں سے جو آریوں کی مسلمہ ہیں دنیا کا حدوث اور ہر ایک سلسلہ عالم کی پیدایش ثابت کر دی ہے۔ قیمت ۳ ر

**سومنگلا** ایک مذہبی دلچسپ اور پرلطف ناول ہے رد تناسخ قابل دید قیمت ۴ ر

**لیکچر اشاعت اسلام** نواب محسن الملک کا۔ اشاعت اسلام پر مشہور لیکچر ۲ ر

**دہرم کی کسوٹی** یعنے سوامی درشنانند کے ان مختلف سوالات کے جوابات جو مسلمانوں سے راولپنڈی میں کیئے تھے قابل دید قیمت صرف ار

**وید کے طہو سین فتور**۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

**دہرمپال کا کچا چٹھا**۔ مضمون نام سے ظاہر ہے قیمت صرف ار

## عمدہ دہلی سرمہ اور میرے کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ہیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے۔ اس اثنا مین بہت سے لوگون نے فائدہ اٹھایا ہے۔ یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی نور الدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخے کے موافق تیار کیا گیا ہے اور اصلی ممیرا جس کی خود حضرت نے ممیرہ ہونے کی تصدیق کی۔ اس مین ڈالا گیا ہے۔ حضرت نے خود اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہین۔ کیونکہ جو لاکھہ افراد کا امام جو علمی حیثیت اور تجربہ سے بھی امام کہلانے کا جائز حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دھند جالا۔ پھولا۔ پڑوال سبل سرخی ابتدائی موتیا بند وغیرہ امراض چشم کے لیے بہت ہی مفید ہے سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۲؍ دوم ۸؍ سوم ۴؍ اصلی ممیرہ فی

**تولہ قیمت ۱۲؍**

**سلاجیت** مقوی جمیع اعضاء ذرق۔ مرض استسقا۔ اور زردی رنگ و تنگی نفس۔ دق ضعف۔ بلغم۔ ذاتی کرم۔ سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول وسیلان منی پیوست درد وغیرہ کے لیے نہایت مفید ہے ابتدا دانہ بخود صبح کے وقت دودہ کے ساتھ استعمال کرین

**لنگیان و کلاہ** ہر قسم کی لنگیان شہد دی پشاوری بادامی۔ سیاہ۔ سفید۔ ریشمی۔ سوتی۔ قسم قسم کے سفید۔ اور بادامی۔ پشاوری ٹوپیان اور مردی کی پشاوری جوتیان ہر قسم کی ہر قیمت کی مل سکتی ہین ۱۲؍ سے ۱۶؍ تک

المشتہر

**احمد نور زرگر۔ ساکن کابل حال قادیان کا مہاجر۔ ضلع گورداسپور**

---

## خاص دہلی کی سوغاتین

**و کتب مطبوعہ مصر و دہلی منگوا لینا**

جن احباب کو دہلی کی کوئی سوغات یا کتب۔ یا ادویات انگریزی و یونانی۔ مرکب و مفرد۔ سیاہی الفت خانی و قلم واسطی یا تیل چنبیلی۔ خوشبودار۔ کلاہ ترکی اور دیگر قسم وغیرہ کی اشیاء مطلوب ہون۔ وہ ہماری معرفت بکفایت منگا سکتے ہین کمیشن بالکل معمولی صرف ار فی روپیہ لیا جائیگا۔ نصف یا تہائی قیمت پیشگی آنے باقی کا وی پی کیا جائے گا۔ زیادہ وزنی پارسلوں کی روانگی بذریعہ ریل ہوگی قریب کے اسٹیشن کا پتہ اور نام صاف اور خوشخط لکھین اور اشیاء مطلوبہ کی تفصیل ایسی ہو۔ کہ تعمیل مین وقت نہ ہو۔ تو انشاء اللہ کوئی چیز خراب یا خلاف منشاء نہ بھیجی جائیگی مشہور سوغات یہ ہین۔

سلیم شاہی جوتی۔ زیورات نقرہ۔ از قسم نو نگے انگوٹھیان ڈکیریان۔ سٹ ہاٹ بٹن قمیص۔ زنجیر دار بٹن۔ گھڑی کی چین۔ وغیرہ نہایت خوشنما جو ولایت تک جاتی ہین ۱۲؍ سے ۱۶؍ تک یہ سب اشیاء مل سکتی ہین۔ سیاہی الفت خانی وغیرہ ہر قسم شنگرف برائے تحریر ہر قسم قلم واسطی ہر قسم عطر ۸؍ سے ۱۲؍ تولہ تک تیل چنبیلی ۸؍ سے ۵؍ تک ۸؍ سے کم فرمایش کی تعمیل نہ ہوگی۔

کتب مطبوعہ مصر و دہلی۔ عربی فارسی۔ اردو۔ قرآن مجید حمائل شریف معہ و مترجم درسی و مذہبی کتب مناظرہ رد عیسائی۔ رد آریہ۔ وغیرہ۔ ہر قسم کی مل سکتی ہین۔ جواب طلب امور کے لیے جوابی کارڈ ہو۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

**شیخ کرم الٰہی و نور الٰہی**

**سوداگر اسٹیشنری۔ دہلی دریبہ کلان**

---

## ملک کا مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی

## بخار اور تلی کی دوا

یہ دوا ۲۶ سال سے سارے ہندوستان مین استعمال کیجاتی ہے۔ اگر آپ بخار مین مبتلا ہین۔ اور سب قسم کے علاج کر کے تنگ آ گئے ہون تو اس مجرب دوا کو ایک مرتبہ ضرور منگا کر استعمال کرین اسمین چند فائدے لاجواب ہین یہ ملیریا کیڑون کو مار دیتی ہے اسی لیئے اس کی چار پانچ خوراک کے پیتے ہی بخار کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ اور یہ خون کو گاڑھا کر دیتی ہے! ور تلی کو گرا دیتی ہے قیمت شیشی کلان ۱۲؍ محصول ۴؍ دو شیشی تک ۸؍ قیمت شیشی خورد ۸؍ محصول ڈاک ۵؍ دو شیشی تک ۴؍

**نوٹ** فرمایش کے ساتھ اخبار کا حوالہ دینا ضرور ہے

[illegible] ایس کے برمن [illegible] کلکتہ

---

## تصدیق کلام ربانی

بجواب

**مسلمانی کے بانی کی کہانی**

دہلی مین پچھلے سال ایک نامعقول پر از جہالت و ضلالت ٹریکٹ مسمی مراری لال آریہ اپدیشک نے حضور انور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین نہایت بیباکانہ گندہ زبانی سے لغو بیہودہ اعتراضات لکھکر شایع کیئے تھے۔ اس کا مکمل و مفصل جواب مندرجہ عنوان نام سے قریباً تیرہ جزو پر لکھوا کر شایع کیا ہے۔ اس مین حضور پر نور صلعم کی صداقت اور پاکدامنی کا ثبوت بڑے بڑے مشاہیر فلاسفرون و علماء یورپین کی شہادتون سے دیا گیا ہے۔ باوجود ان تمام خوبیون کے قیمت بہت مختصر یعنے صرف ۸؍

باہتمام منشی محمد عبد المجید [illegible] میر قاسم علی صاحب [illegible] پرنٹر و پبلشر [illegible]

[illegible] عبد الرحیم صاحب [illegible]